بعون الملک الوہاب

کتاب عجیب و غریب حالات ماضیہ ہند

موسوم بہ

تاریخ ترک ہند

مصنفہ منشی دیبی پرشاد صاحب کایستھ نائب سررشتہ دار

محکمہ اپیل راج جودھپور

مطبع مرتضوی دہلی میں سید میر حسن کے اہتمام سے چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ یہہ چند اوراق کہ جنکا ترجمہ سنسکرت سے اُردو مین کیا
جاتا ہی مجکو پنڈت گنگا سہائے جی اہلکار ریاست بوندی کے پاس سے ملی تھی
اور اسبات کا علم کہ یہہ ورق کس کتاب کے ہین اور کسکا اور اُسکی بنانیوالیکا کیا نام
ہی خود پنڈت جی کو نہین تھا وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ یہہ ورق کالندکا پرکاش
نامی ایک سنسکرت کی کتاب کی شرح سے کچھہ تعلق رکھتی ہین سو یہہ خود انہین
اوراق سے معلوم ہوتا ہی بلکہ انہین اتنا اور بھی لکھا ہی کہ کالندکا پرکاش کا
مصنف سوناتھہ سکھہ شیو کے پوتے ہے اور اسکی اگلوا در برہد یعنی چھوٹی اور بڑی دو
شرحین بھی ہین جنکا حوالہ اکثر ان اوراق مین آیا ہی مگر چونکہ ابھی وہ
دونو شرحین معہ اصل کے ہمارے دیکھنے مین نہین آئی ہین اسلئے ہم اُنکی
نسبت کوئی رائے نہین دیسکتے ہین ۔

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کالندکا پرکاش یا توکوئی تاریخ کی کتاب ہی یا اوس مین کوئی ہوقع تاریخی حالات بیان کرنیکا آپڑا ہی جسکی شرح ان اوراق مین ایسی تحقیق اور تدقیق کیساتھہ کی گئی ہی کہ جس سے مصنف کی علمی لیاقت اور تاریخی معلومات ثابت ہوتی ہی اوس نے مہابھارت کی بعد سی حال کے زمانہ تک کا احوال گو وہ کتنا ہی مختصر ہو مگر ایسا سلسلہ وار اور ٹھیک ٹھیک لکھا ہی کہ اُس سے نہ صرف راجون کا ہی حال معلوم ہوتا ہی بلکہ بڑی بڑے رشیون اچاریون اور نامی گرامی سنسکرت کی مصنفون کا احوال معہ سنہ اور سال کے پایہ تحقیق کو پہونچا ہی اور زیادہ تر کوشش اسبات کی ہی کہ اوس نے اس تمام مدت کی حالات کو آزادانہ تحقیقات کی ساتھہ لکھا ہے اور زمانہ جو قایم کیا ہے اُسکے دلایل بھی ایسے بیان کئی ہین کہ جو خاص ہمارے ہی شاستر سی حاصل ہوسکتی ہین اور جو بعض موقع ہر انگریزی محققون کی تقلید کی گئی ہی وہ بھی ایسے ہی کہ اگر کوئی تعصب کو چھوڑکر تحقیق کرے تو اوسکی بنیاد کچھہ نہ کچھہ شاسترون ہی سے نکل آویگی جیسے نند اور سکندر چندرگپت اور سیلوکس کا ہمعصر ہونا جو انہی

بموجب قول انگریزی محققون کی تسلیم کیا ہے اوسکی دلیل بھی شاستری
نکلسکتی ہے چنانچہ شاستر مین لکھا ہی کہ نند کے بعد چندر گپت اور چندر گپت
کی بعد اشوک ہوا جو ایک بڑا زبردست اور اقبالمند راجا ہندوستان کا تھا اوسکی
وقت کے بہت سی کتبے اب تک ہندوستان کے متفرق مقامات مین موجود ہین
از انجملہ گرنار کی کتبہ مین جو پانچ یونانی راجون کی نام لکھے ہین اونمین انٹی
اوکس کا بھی نام ہی جو سلیوکس کا جانشین تھا اور سلیوکس سکندر کا جانشین
تھا پس اس حساب سے اشوک انٹی اوکس کا اور چندر گپت سلیوکس کا اور
نند سکندر کا معاصر بخوبی ہو سکتا ہے -

ہماری بہت سے ہموطن جنکی دل اور دماغ مین اب تک پرانی خیالات کا اثر
موجود ہی اور جو خیالی وضعی قصہ کہانیون اور ہزارون لاکھون برس سے
منسوب کی ہوئی حکایتون کو زیادہ پسند کرتے ہین اس قسم کی محقق
اور معتبر باتون کو بہت کم مانتی ہین حالانکہ بہت قدیم کتابون کی رو
سے کہ جنکا حکم ناطق مانا جاتا ہی ان عجیب و غریب قصون اور ہزارون

لاکھون برس کی عمر کا کچھہ ثبوت نہین ملتا ہی چنانچہ منوسمرتی مین لکھا
ہی کہ ست جگ چار ہزار آٹھہ سو برس کا اور تریتا تین ہزار چھہ سو کا
دواپر دو ہزار چار سو کا اور کلجگ ایکہزار دو سو برس کا ہوتا ہے۔
اس سے بڑھ کر اور بہت پختہ سند یہ ہے کہ بیدون مین جو پورانون
اور سمرتیون کی بہ نسبت نہایت پُرانی ہین سَو ہی برس کی عمر کا ذکر
پایا جاتا ہے چنانچہ رگ وید کی پہلی اشٹک مین جو دعائین ہین
اون مین سَو برس کی عمر اور سو جاڑون کی جینی کی استدعا کیگئی ہی
تعجب ہے کہ ہمارے ہم کفو لوگ ایسی ایسے دلائل کے ہوتی ہوئے
بھی پورانون کی روایتون کو مانتی ہین اور اونکو سچا کرنیکے لئے بید اور
سمرتیون کو دیب برس بتاتی ہین حالانکہ اون مین برسون کے ساتھہ
دیب کا لفظ نہین لکھا ہے۔
اور جبکہ دھرم شاستر کے ساری حکم احکام اور آچار بیوہار آدمیون کے
لکھے ہین تو اونکے حساب کتاب کے لئے دیوتون کے برس گھڑنے کی کون

سلہ دیکھو منو سمرتی پہلا ادھیای اشلوک ۶۹ - ۷۰ ++

ضرورت تھی جیسے منوسمرتی کے شارح نی خواہ مخواہ بشنو پوران کا حوالہ دیکر اون برسون کو دیب کر دیا ہی اور سمرتی پر پورانون کو ترجیح دیکر اولٹا پانی چڑہایا ہے ۔

ایک دیب برس تین سو ساٹھ برس کا مانا گیا ہی اور اس طرح پوران والون نے بارہ ہزار برس تذکرہ منوسمرتی کے ۴۳ لاکھہ بیس ہزار برس کر دیئی ہین اور اون کا حساب یون لکھا ہے ۔

ست جگ ۔ سترہ لاکھہ اٹھائیس ہزار برس کا ۔
ترتیا جگ ۔ بارہ لاکھہ چھیانوی ہزار برس کا ۔
دواپر جگ ۔ آٹھہ لاکھہ چونسٹھہ ہزار برس کا ۔
کلجگ ۔ چار لاکھہ بتیس ہزار برس کا ۔
میزان ۔ تینتالیس لاکھہ بیس ہزار برس ۔

انمانجملہ اتبک کہ سمت ۱۹۳۳ ہین تین جگ اور کلجگ کے ۴۹۷۷ برس گزری ہین کہتے ہین کہ کلجگ کا شروع ۱۴ اور راجہ جدہشٹر کا جلوس

ساتھہ ساتھہ واقع ہوا مگر جدہشٹر کا سمت کلجگ کے ۳۰۴۴ برس
تک چلا بعدہ بکرم کا شک شروع ہوا ۔

افسوس ہے کہ مصنف نی اپنے خیال کو اُس زمانہ کی تحقیقات پر رجوع
نہین کیا کہ جو ابتدای آفرینش سے مہابھارت تک ہے اگرچہ مسلمانون
اور انگریزون پر اہلِ دنیا کی پیدایش کو چھہ ہزار برس کی مدت تعین
کرنیکا اعتراض کرتا ہی کاش اگر وہ اپنی ہمت اور علمی استعداد کو اسطرف
مصروف کرتا تو اُس زمانہ کی بھی بہت سے مسلسل تاریخی حالات مل سکتی تھے
اور مین یقین کرتا ہون کہ جو اب بھی مثل اسکی ہندوستان کے فاضل اور محقق
لوگ عقل حساب اور تحقیقات کو کام مین لا کر یہان کی پرانی تواریخ
کا سلسلہ قدیم کتب سے پیدا کرین تو ممکن ہی کہ ایسے ایسی بلکہ اس سے بھی
اچھی اچھی بہت سی کتابین بن سکین گی ۔

چونکہ اس قسم کی تصنیفات کا سلسلہ سنسکرت زبان مین تازہ ہی جاری ہوا
ہی اور ابھی اسکو چندان ترقی نہین ہوئی ہو اسطے اس کتاب کی غلطیو نیز نکتہ چینی

کرنا مناسب نہین سمجھی جاتی ہان پرانی خیالات والونکا تو موہنہ پکڑا
نہین جاسکتا وہ جاہی سو کہین مگر انصاف یہہ ہے کہ اس کتابکی مصنف نی
بڑا ہی کام کیا ہی سب مورخونکو اُسکا ممنون ہونا چاہئی اور اس قسم کی تحقیقات
مین اُنکی پیروی کرنا چاہئی کیونکہ اس ترجمہ سی ہماری ایک غرض یہہ بھی ہی کہ
اُسکی خیالات کا عام شہرہ ہو جاوے اور منصف مزاج لوگ اُنکی داد دین۔
یہہ ترجمہ حتی الوسع بہت صحیح کیا گیا ہی ٹونک مین رام کرن اور منّا لال دو
ہی بڑی پنڈت ہین سنسکرت کی علمیت اور زباندانی کا خاتمہ یہان اِن
دونو پر ہی ہی مینے اس ترجمہ مین دونو ہی سی مدد لی ترجمہ تو منّا لال جی
سی کرایا اور اسکی صحت و نظر ثانی مین رام کرن جی کو شریک کیا اور پہر
بھی جو کوئی غلطی رہگئی ہو تو ناظرین سی امید ہے کہ اسکو درست کر دین۔
اس کتاب کی طرز سی ایسا پایا جاتا ہی کہ اسکا مصنف دکن کا رہنے والا ہی یہہ
بات تو سمت کیجگہہ سالباہن کا شاک لکھنی سے اور دوسرے ستارہ والونکا
سنسکرت مہینہ درج کرنے سی ثابت ہوتی ہے۔

بڑی بڑی واقعات کا زمانہ راجہ پرچھت کی پیدائش اور مہابھارت کی لڑائی سے

فارسیون کی پہلی چڑہائی - ۹۰۰ برس بعد مترگپت کی تخت نشینی ۱۳۳۶ برس بعد
نند کی تخت نشینی - ۱۰۰۰ برس بعد چندرگپت کے خاندان کا خاتمہ اور سنگ
نند کا انتقال - ۱۱۸۰ برس بعد آندھر راجونکا ظہور ۱۳۴۹ برس بعد
نندون کا خاتمہ اور چندرگپت کنو بنسی راجونکا ظہور ۱۴۶۱ برس بعد
کی تخت نشینی - ۱۲۱۲ برس بعد بکرم - ۱۴۸۰ برس بعد

	زمانہ اس کتاب کی تصنیف ہونے تک
۴۳۰۰ برس بعد	پرچھت کی پیدائش اور مہابھارت کی لڑائی اور تصنیف کو
۳۳۰۰	بیاس جی اور بیدونکی حصونکی ترتیب اور جیمنی ویاگ ولک وغیرہ کو
	بدہ اوتار کو -
۲۷۶۳	پراسر سمرتی وغیرہ کی تصنیف کو -
۲۲۵۰	برہمک سدہانت کی تصنیف کو -
	نند راجا کو -
۳۲۰۰	پانینی کاتیاین بیاڑی مصنفان بیاکرن کو -
۲۱۷۵	چندرگپت کو -
۱۹۰۷	بکرم کے جلوس کو -

	واقعات بعد سمت بکرم
۱۳۵	سالباہن کا سک -
۳۲۵	کنو بنسی راجون کا خاتمہ -
۳۲۶۰	اندہر بنسی راجون کا ظہور -
۷۸۶	اندہر بنسی راجون کا خاتمہ -
۱۷۸۵	سات اہیر اور یون وکرند وغیرہ جنکی مدت ۹۹۹ برس ہے -
۱۷۹۶	ہونون کا ظہور -
۲۰۹۶	ہونون کا خاتمہ -
۲۶۹۲ تک	ہوت نند وغیرہ راجا -

واقعات بقید شک سالباہن

تشریح واقعات	سک	مطابق	
		سمت بکرم	سنہ عیسوی
ببھی پور کے راجون کا ظہور	۶۶	۲۰۱	۱۴۴
ببھی پور کے راجون کا خاتمہ	۴۳۶	۵۷۱	۵۱۴
تصنیف کتاب پنچ سدہانتکا	۴۳۷	۵۷۲	۵۱۵
برہمہ گپت	۴۷۲	۶۰۷	۵۵۰
براہ مہر	۴۷۷	۶۱۲	۵۵۵
چاورا راجون کا ظہور	۶۶۸	۸۰۱	۷۴۴
بھٹ اوتپل	۷۱۲	۸۴۷	۷۹۰
منجال	۷۷۲	۹۰۷	۸۵۰
سویت اوتپل	۸۴۷	۹۸۲	۹۱۹
سولنکھیون کا عمل گجرات اور مالوہ مین	۸۵۲	۹۸۸	۹۳۱
انند پال نے محمود سے شکست کھائی	۹۳۰	۱۰۶۵	۱۰۰۸
محمود مرا	۹۵۲	۱۰۸۷	۱۰۳۰
تاریخ تصنیف سرب سدہانت سرومنی	۱۰۳۶	۱۱۷۱	۱۱۱۴
پیدائش رامانج سوامی	۱۰۳۹	۱۱۷۴	۱۱۱۷
راجہ ہرشچندر مالوہ والہ کا کتبہ	۰	۱۲۳۵	۱۱۷۸
بھٹ بہاسکر اور کلیان چندر	۱۱۰۱	۱۲۳۶	۱۱۷۹
پرتھی راج مقتول اور قطب الدین بادشاہ ہوا	۱۱۱۷	۱۲۵۲	۱۱۹۵
بختیار نے بنگالہ فتح کیا	۱۱۲۱	۱۲۵۶	۱۱۹۹
محمد غوری مرا	۱۱۲۸	۱۲۶۳	۱۲۰۶
ارجن راجہ مالوہ کا کتبہ	۰	۱۲۶۷	۱۲۱۰
قطب الدین مرا	۱۱۳۳	۱۲۶۸	۱۲۱۱

زمانہ واقعات			
سنکر سوامی نی بادی ہوا چاریہ کو سناسی کیا	۱۱۵۰	۱۲۸۵	۱۲۲۸
سولنکھیون کا خاتمہ گجرات مین	۱۱۵۰	۱۲۸۵	۱۲۲۸
نظیر الدین مرا	۱۱۸۸	۱۳۲۳	۱۲۶۶
بلبن مرا	۱۲۰۸	۱۳۴۳	۱۲۸۶
ظہور سلطنت بیجے نگر	۱۲۱۶	۱۳۵۱	۱۲۹۴
علاؤالدین بادشاہ ہوا	۱۲۱۸	۱۳۵۳	۱۲۹۶
علاؤالدین چیتور چڑہا اور پدمنی رانی ستی ہوئی	۱۲۲۶	۱۳۶۱	۱۳۲۵
علاؤالدین مرا	۱۲۳۸	۱۳۷۳	۱۳۵۱
محمد تغلق کا جلوس	۱۲۴۷	۱۳۸۲	۱۴۰۸
محمد تغلق مرا	۱۲۷۳	۱۴۰۸	۱۴۰۱
فیروز تغلق مرا	۱۳۳۰	۱۴۶۵	۱۴۰۸
امیر تیمور ہند مین آیا	۱۳۲۳	۱۴۵۸	۱۴۰۱
خضر خان نے دلی فتح کی۔	۱۳۳۶	۱۴۷۱	۱۴۱۴
لودہیون کی سلطنت	۱۳۷۲	۱۵۰۷	۱۴۵۰
مغلون کی سلطنت	۱۴۴۸	۱۵۸۳	۱۵۲۶
اکبر کا جلوس	۱۴۷۸	۱۶۱۳	۱۵۵۶
جہانگیر کا جلوس	۱۵۲۷	۱۶۶۲	۱۶۰۵
شاہجہان کا جلوس	۱۵۴۹	۱۶۸۴	۱۶۲۷
اورنگزیب عالمگیر کا جلوس	۱۵۸۰	۱۷۱۵	۱۶۵۸
عالمگیر مرا	۱۶۲۹	۱۷۶۴	۱۷۰۷
محمد شاہ مرا	۱۶۷۰	۱۸۰۵	۱۷۴۸
مغلون کا خاتمہ اور مرہٹون کی شکست	۱۶۸۲	۱۸۱۷	۱۷۶۰
ساہوجی مرا	۱۶۷۱	۱۸۰۶	۱۷۴۹
رام راجا مرا	۱۷۱۱	۱۸۴۶	۱۷۸۹
ساہو مہاراج مرا	۱۷۳۵	۱۸۷۰	۱۸۱۳

پرتاپ سنگہ کو انگریزون نے معزول کیا	۱۷۶۱	۱۸۹۶	۱۸۳۹
انگریزون کی آمد	۰	۱۶۵۷	۱۶۰۰
بالاجی پیشوا مرا	۱۶۷۳	۱۸۰۸	۱۷۵۱
رگناتھہ راؤ مرا	۱۷۰۶	۱۸۴۱	۱۷۸۴
مادہو راؤ مرا	۱۷۱۸	۱۸۵۳	۱۷۹۶
باجی راؤ انگریزون سے لڑا	۱۷۳۹	۱۸۷۴	۱۸۱۷
باجی راؤ پکڑا گیا۔	۱۷۴۰	۱۸۷۵	۱۸۱۸
پنجاب مین انگریزون کا عمل ہوا	۱۷۶۹	۱۹۰۴	۱۸۴۷
ختم کتاب	۱۷۷۲	۱۹۰۷	۱۸۵۰

آغاز کتاب

جو راجے مہاراجے کہ اگلی زمانے مین ہو گزرے ہین اُنکا ٹھیک ٹھیک حال اگلے ہندوؤن نے
بیان نہین کیا ہی اور جو حال کہ بقید زمان و مکان لکھا جاتا ہی اُسکو آجکل لوگ
تواریخ کہتی ہین پس یہ تواریخ بھی نیت شاستر کا ایک جزو ہی اور ملک و زمانہ کا
حال معلوم کرنیکے لیے مفید اور کارآمد ہے۔ اس کارکشتیر یعنی ہندوستان
کی قدیمی کتابون مین سی صرف مہابھارت ہی ایک ایسی کتاب ہے جس سی کچھ ٹھیک ٹھیک حال
معلوم ہوتا ہی اور اس سے بعد کا احوال ظاہر کرنیکے لیے کہین کہین نہ سب جگہ کوئی کوئی
پوتھی ہین اور انجملہ کچھ یونون کی تاریخی بھی ہین اور کتنون کا نام ہی معلوم نہین ہے

سے یون یونانیون مسلمانون اور انگریزون سے مراد ہے ۱۲

یونون کی بنائی ہوئی کتابین جنمین اُنہون نی اپنی ہی ولایت کی راجون کا
احوال قلمبند کیا ہی تین ہزار برس کے اندر اندر کی بنائی ہوئی ہین اور اُس سے
آگی کے احوال کیلیئے اُنہون نے اپنی قیاس اور تخمینہ سی بہت تھوڑا زمانہ ٹھہرایا ہے
کیونکہ وہ دنیا کی پیدایش کا زمانہ کل چھہ ہزار برس کے قریب تعین کرتے ہین
اس سے ایسا جانا جاتا ہی کہ وہ منو کی پرے اور اُس سے پہلے اور پیچھے کا حال اچھی طرح
پر نہین جانسکتے تھی کیونکہ جو حال اُنہون نے بیان کیا ہی وہ منو کی پرے سے بہت
بعد کا ہی اور نیز وے جو خاندان منو کی مشہور سورج بنسی اور چندر بنسی ہین جو نہ
تسند کرہ مہابھارت کی عمر سو سو برس کی فرض کرکی منو کی پرے کی ایک تھوڑی سی
مدت قائم کرتی ہین سو قابل اعتماد نہین کیونکہ خود اونکی کتاب مین اُس شخص
کی عمر جسکو اُنہون نی آدم مانا ہی نو سو برس سے زیادہ لکھی ہی اُس سے اونکی
ہی بات مین فرق پڑتا ہے ــ
پس دونو طرح سی بہت پورانا حال کہنا نہایت مشکل ہے اور ہم اب کچھہ
اگلا احوال بشنو پران وغیرہ کی بموجب بیان کرتے ہین جنمین لکھا ہی کہ

پانڈون کی بعد مگدہ دیس مین جراسندہ کی بیٹے سہدیو سی لیکر رپونجی تک بائیس راجہ ہوئی اور رپونجے کی بعد اُسکے وزیر پردیوتن کا بیٹا مگدہ دیس کا راجا ہوا اسوقت تک پانڈو کی نسل کے تھوڑی ہی راجا ہوئی تھے چنانچہ برہد کتھا مین لکھا ہی کہ پرچھیت راجا کے چوتھی جانشین اودین نام نی پردیوتن کی بیٹی پدماوتی سے شادی کی تھی۔

لادن لیک نے کہا ہی کہ پردیوتن کی نسل کے پانچ راجی ہوئے جنہون نے ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس راج کیا۔ انکی بعد دس راجا سوناک کی نسل کے ہوئی اور اُنہون نے تین سو ساٹھ ۳۶۰ برس راج کیا انمین سب سے پچھلا راجا مہانندی تھا اسکی بیٹے نند نے اٹھاسی برس تک حکمرانی کی اُسکے آٹھ بیٹے تھے جنکو معہ اُسکے نو نند کہتی ہین ان سب نے ایکسو بارہ ۱۱۲ برس مگدہ دیس کا راج کیا۔

جراسندہ کے بیٹی سہدیو کے جلوس سے لیکر نو نند کی خاتمہ تک حساب کرنیسی ایکہزار برس ہوئے اور جو سکھدیو جی نے بھاگوت

کے نوین سکندہ مین کہا ہے -

यच्च एते बृहद्रथा भूपा भाव्याः साहस्रवत्सरे

که برہدرتہہ[٥] کے خاندان کے راجا ہزار برس تک ہونگی سو بہت[٥]
برسون کیلئے کہا ہی کیونکہ سپت رشی ایک ایک نچھتر پر سو سو برس
رہتے ہین جیساکہ سکہدیوجی نی راجا پریچہت سی فرمایا تھا -

तेत्वदीये द्विजाः कालेऽधुना चाश्रिनाम घां
यदा मघाभ्यो यास्यंति पूर्वाषाढां महर्षयः
नदा नंदात्प्रभृत्येष कलिर्वृद्धिं गमिष्यति
आरभ्य भवतो जन्म यावन्नंदाभिषेचनं
र्षसहस्रं तु ज्ञेयं पंचदशोत्तरं

شلوک

اب تیری راج مین سپت رشی مگہا نچھتر پر ہین اور جب یہہ پورباشاڑہ پر
ہوینگے تو نند راجا ہوگا اور اُسکے راج سی کلجگ کو ترقی ہوگی -
اس پیشین گوئی کی انتہا گیارہ نچھتر تک ہے اور اسیطرح اُنہون نے

٥ برہدرتہہ جراسندکا باپ تھا ٥ یعنی ہزار برس لفظیہا بہت برسون پر دلالت کرتا ہی نہ ایک ہی ہزار پر

پھر دوسرے اشلوک ہین کہ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ تیرے پیدا ہونیکی تاریخ
سے نندکی تخت پر بیٹھنے تک گیارہ سو پندرہ برس گذرین گئے
گیارہ سو پندرہ برس کا زمانہ بتایا ہے -
ان باتون سی جانا چاہیئے کہ چار سو برس کی اندر مگدہ کے بیس راجا
ہو گئے اور پانڈونبس کے چار ہی ہوئی جبکہ پر دوتن کی لڑکی اودین
نے بیاہی جیسا کہ برہدکتہا مین لکھا ہی اور یہہ ہی بات ملتی بھی ہی
کیونکہ جو دس راجے سنوگ نبس کے بیان کئے گئی ہین انکی لئے یوروپی
پنڈت کہتی ہین کہ تاتاری یعنی ہون ولیس سی آکر مگدہ دیش مین قابض
ہو گئی تھے مگر یہہ بات قابل غور ہے کہ سسوناگ بسی راجون
کی زمانہ مین نندکی راج سے دو سو برس پہلی فارس کا بادشاہ دارا
ہندوستان فتح کرنیکو آیا تھا اور کہتی ہین کہ یہہ پہلی چڑھائی
پچھم دیس کے پچھہ راجون کی تھی - اس سے پہلے جو کال یون نامی
کے اوپر آیا تھا اُسکی مہم کا پچھلے پہ ہندون مین ہونی سے یہہ جانا

کہ یہہ پرنند اُس سے بھی بہت پیچھے کے بنے ہوئے ہین ورنہ ممکن تھا کہ مین
گروڈر پیچھو نسکے مالک اور تمام دنیا کی راجا کا نام بھی اُنمین ہوتا -

بودھہ کا مذہب بھی اونہین راجون کے زمانہ مین ظاہر ہوا ہی کیونکہ بدھ
گیا مین جو ایک پُورانا سنگین کتبہ کا ہی اُس سے جانا جاتا ہے کہ بدھا اوتار
کو اتبک اٹھائیس سو تریسٹھہ برس گزری ہین - یہہ زمانہ بہت صحیح
معلوم ہوتا ہی اور گوتم وغیرہ جو بودھہ ہو گیٔ ہین اور اُنکا ذکر پدم پوران
مین ہی وہ بھی اسی وقت مین ہوے تھے -

یوروپ والون نی تحقیق کیا ہے کہ نند اور سکندر دونو ایک ہی زمانہ مین
ہوئی ہین جیسا کہ سکندر کی تاریخ مین لکھا ہی اور سکندر بکرم سی پونے
تین سو برس پیشتر ہوا ہی یہہ بات تب تاریخون مین لکھی ہی اور اس حساب
سی نند راجا کے عہد کو آجتک بائیس سو برس گذرتے ہین جب سکندر
پیدا ہوا تھا تو نند بوڈھا ہو گیا تھا سکندر ۳۲ برس کی عمر مین
مرا اور نند اس سے تھوڑے عرصہ کے بعد -

یعنی سمت ۱۹۰۷ تک ۱۲

ان روایتون سی یہہ تحقیق ہوتا ہی کہ پریکہت راجا کی وقت سے
ابتک کل تین ہزار تین سو برس گزرے ہین اس حساب کی تصدیق
سپت رشی کے چار سے بھی ہو سکتی ہے اور جو یہہ مانا جاوی کہ ابتک
کلجگ کے پچاس کم پانچہزار برس منقضی ہوئی ہین تو اسمین سپت رشی
کا ایک چکر گزرنیمین بھی فرق پڑتا ہی اور دوسرے چکر مین بھی۔
اسیطرح بیاس جی کی مہابھارت بنانی اور بید کے منترون کو ترتیب
دیکر اُنکے چار حصّہ کرنیکا زمانہ بھی وہی زمانہ قبول کیا جاسکتا ہی اور
یاگ بلک جیمن وغیرہ بھی اُسی زمانہ مین ہوئے ہین۔ پانتی
کاتیاین بیاڑی جنہون نی بیاکرن بنائے ہین نند کی راج مین ہوئی
ہین اور جو کالاپ بیاکرن ہی اُسکو سکندر سنے دکہن دیس مین
بعد سالباہن کے بنایا ہی مگر اندر اوک بیاکرن پورانے ہین یہہ
سب باتین برہد کتہا مین لکھی ہین پس اس مین کچہہ شک نہین

صہ یعنی سمبت ۱۹۰۳ جیسا کہ آجکل پترون مین لکھا جاتا ہی اور جوتش کے اکثر کتابون کی رو سے بھی کلجگ کی اسیقدر مدت معلوم ہوتی ہے اور سب پنڈت اسیکو مانتے ہین ۱۲

کہ ترمنی کی پیدایش نند کی زمانہ مین ہی ہوئی ہی۔

رومک سدہانت کی تصنیف کا زمانہ نند کی راج سی کچہہ پہلی تھا

اور جو سدہانت سروسنی مین پچہم کیطرف رومک پر لکہا ہی وہ شہر

روم کے سوا اور دوسرا شہر معلوم نہین ہوتا سو وہ روم نگر ہی جو

اُسکی آبادی کو دو ہزار چہہ سو برس گزرے ہین مگر مشہور چوبیس سو

برس ہین ایسے ہی رومک سدہانت کا زمانہ خیال کرنا چاہئیے

اور پراسر وغیرہ تنترون کا زمانہ ستائیس سو برس کا معلوم ہوتا ہی

اسکا ثبوت خود پراسر تنتر سے پایا جاتا ہی۔

ع‍ ترمنی شاید پاٹنی کا تباین بیاڑی سی مراد ہے ۱۲

श्रीवत्सदोहूंर्द्धचर सिधिधिरइत्याद्यानुनि
र्णयेपराशरंतत्र एवोक्तेः पतोत्रमूलाद्वूदूंई
तत् प्रवृत्तिः स्थिनातेनाश्लेषाद्धीद्द्विणाय
न प्रवृतिरासीतः अधुनातु आर्द्रादितस्तदय
न प्रवृतिः अनयोरंतरंस्थूलमनेन ४५ पंचच
त्वारिंशदंशाः षष्टिहायनैरेकांशमिताय
नगतिरित्यनुपातेनेबोध्यं ॥

کاتیاین کا دوسرا نام بررُوچی تھا اور جو براوچی بکرم اور بھوج کے
زمانہ مین ہوا ہی وہ اَور تھا برہد کتھا سے معلوم ہوتا ہی کہ اِس کاتیاین
نے پانینی بیاکرن پر بارتک بنایا ہے ۔

باوچھاین جو رشی مشہور ہین وہ دوسرا نام چانک کا تھا جس نے
نو نندون کو مارا اور بکرم سے دو سو اُٹھہ برس پہلے چندرگپت کو مگدھ
کی راج سنگھاسن پر بٹھایا چندرگپت مُرا نام لونڈی سے نند کی خاندان مین
پیدا ہوا تھا اس وجہ سے اُسکی نسل کا لقب موری ہوا یہہ اُسکی
ہی (یعنی چانک بنائی ہوئی کتاب بہتّس ٹیکا مین) لکھا ہی —

नव्दंघ्नं चंद्रगुप्तारव्यं तत्रराज्ये न्ययोजयत्
कौत्यंतेसौ प्रबंधे प्रभुचीनैर्यवनो बली
चक्रै सिल्यूकससंज्ञेनसंधियवनभूभुजा
पारसीकपतेस्तस्य सुतां परिणिनाय च
पंचशत्कारिणास्तसमान्प्रत्यब्दवलिम

गृहीत सित्यक्तदन्तो मेघा दश्वनन्दः

गुप्तानि के बसत

یعنی اُس (چانک) نی اُس (نند) کے بھائی چندرگپت کو راج پر

قائم کیا یونون نے پورانے پربندونمین اس (چندرگپت) کو ...

لکھا ہی اُسنے فارس کے بادشاہ سلوکس سی صلح کرکی اُسکی بیٹی بیاہ لی

اور ہر سال پچاس ہاتھی اُس سی خراج مین لیئے سلوکس کا ایلچی

میگھاکش چندرگپت کے پاس رہتا تھا۔

چندرگپت نی چوبیس برس راج کیا وہ بکراجیت ...

چھالیس برس پہلے مرا تب اُسکا بیٹا مترگپت راجا ہوا چندرگپت

سمیت اس خاندان کی دس راجے ہوئی اور اُنہون نے ایکسو

سینتیس برس راج کیا اُنکے بعد شُنگ نام کی دس راجے ہوئی

اُنکا راج ایکسو بارہ برس رہا پھر کنون کا راج ہوا ... مین

بکرماجیت چکربرتی (یعنی سب مین کا راجا) اوجین میں ہوا

اور جو برہما مین لکھا ہی کہ بکرماجیت پاٹل پتر (پٹنہ) مین ہوا سو

وہ بکرماجیت اور تھا کیونکہ جس بکرماجیت کا سک یعنی سمت چلا ہی

وہ تو اوجین مین ہی ہوا ہی اور یہہ شک اُسکا اُسدن سی چلا کہ اُس نی

سندہ ندی کی پچھم طرف رہنی والی سک لوگونپر فتح پائی تھی۔

کرتون کا راج تین سو پینتالیس برس تک رہا پھر سمت ۲۲۶ مین آندہرون

کا راج ہوا اور سمت ۶۳۱ تک رہا پھر سات آبھیر ہوئی دس گاردہوی

ہی سولہ کنک ہوئی آٹھہ یون ہوئی چودہ ترشک ہوئی اور دس

گرنڈ ہوئی ان سب راجون نی نوسو ننانوی برس راج کیا۔

سمت ۱۵۷۸ اسی مونون کا راج لگا سو یہہ تین سو برس تک رہی گا

سمت ۲۰۸۶ مین کنکلا پوری مین بھوت نند وغیرہ راجا ہونگی جنکا راج

ایکسو چھہ برس تک رہیگا پھر سمت ۲۱۹۲ مین بالہیک وغیرہ راجا ہونگی

اُنکی بعد بسوس پھوٹی راجا ہوگا وہ مگدہ دیس مین پلند وغیرہ

برنون کو بنا وے گا۔

یہہ باتین یون پر بند مین بھی لکھی ہین اور خیال کیا جاتا ہی کہ انہون نے بشنو پوران کی بموجب لکھا ہی اور جو یہہ مانا جای کہ یونون کے پربند اعتماد کی قابل نہین تو کلجگ کے ساڑھی چھہ سو برس گزرنے پر جیسا کہ راج ترنگنی مین لکھا ہی کیرو اور پانڈو ہوئے اس حساب سے نند راجا بکرم سی ننانویہ سو برس پہلے ہوا اور جو ہونیوالے راجا بشنو پوران مین لکھے ہین وہ بکرم کی سات سو برس گزرنے پر ہو چکی مگر اسبات کا بشنو پران اور یونون کی پربند سے مطابق کرنا دشوار ہے اور یورپ والون کی تحقیقات مین لکھا ہی کہ جب بکرم کو چار سو چھتیس برس ہوئے تب آندہر ونکا راج ختم ہوا اور بکرم کی چودہ سو پینتیسوین ۱۴۳۵ سال مین مونون کا راج لگا اور سمت ۱۴۳۵ تک رہا انکے بعد بھوت نند وغیرہ راجا ہوی اور انکا راج ایکسو چھہ برس رہا پھر سمت ۱۵۴۲ مین باہبک وغیرہ راجا ہوی ۔

راجاولی مین جو دلی کی راجا لکھی ہین انکی سلطنت کی برسونکو جوڑنے سی تو یہہ ہی ثابت ہوتا ہی کہ کلجگ کے ابتک پانچہزار برس گزرے

اور جو بات اوپر لکھہ آئے ہین اُس سی کم ہوتے ہین پس ان دونون کا
مطابق کرنا بہت مشکل ہے ہان اگر یہہ پوچہا جاوی کہ اب اور اب سے
پہلے والی راجاونکی خاندانون کی پیدایش کیسی ہوئی ہے سو
بہوش پوران مین یہہ لکہا ہے۔

दुषपिष्यंति यवनाः सहस्राब्दगते कलौ
तदारत्ता करिष्यंति यातकादनि यषभः

یعنی جبکہ کلجگ کے ہزار برس گزر جائین گے تب یون لوگ مخلوق کو
بہت ستائین گے اوس وقت جگ مین پیدا ہونیوالے چہتری اُسکی
رکشیا کرین گے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تک کلجگ مین پیدا ہونے
والی ششو ناگ بنسی راجون نے جنکو انگریزی محقق تارے آیا ہوا
بتلاتے ہین بدہ مت کو اختیار کرکے بید اور شاستر کے دہرم کو مٹا دیا
اور خلقت کو زبردستی وہ دہرم اختیار کرنے پر مجبور کیا تب دنیا مین چار
دیوتے ادمیون کا روپ رکہکر آگ سی پیدا ہوئے انمین سی ایک کا نام پرمار

ایک کا چوہان ایک کا چولکیہ ایک کا پرہار رہا گیا ان چار ونسے یون
اور بودھ مت والون کو مغلوب کیا اور ہمیشہ لوگون نے پرمار کو مالوہ کا
راج چوہان کو اجمیر کا چالکیہ عرف سولنکھی اور پرہار کو گجرات کا دیا
اور دتی مین پوروبنس والی تنور راجون کا راج رہا مگدہ دیس مین
سوناک وغیرہ راجا حکمران تھے ان سب مین کتنے تو بید کی دہرم پر
قائم رہے اور کتنے بودہ مت کے پیرو ہوئے ۔

بکرم سے سو ۱۰۰ برس پہلے مگدہ مین اندہر جات کا سودرک نام راجا بڑا اقبالمند
ہوا یہہ بات اسکی ایک سنگین کتبہ سے معلوم ہوتی ہی جو ابہی ملا ہے
سورج بنس کا پہلا راجا سومتر بکرمادت سے تہوڑی ہی برسون پہلے
مرا تہا اسکے بعد اوجین مین بکرمادت پرمار بڑا چکرورتی راجا ہوا وہ بڑا
شیو تہا اُس نے مہاکال لنگ کی استہاپنا کی چونکہ مہاکال لنگ کا ذکر
مہابھارت مین آیا ہی اسلیئے جانا جاتا ہی کہ مہاکال لنگ قدیم سے تہا مگر
درمیان مین یونن وغیرہ دشمنون نے بگاڑ ڈالا تہا بکرمادت نے پہر

اسکو استھاپت کیا بکرم کے خاندان مین ہی بھوج ہوا ہی جو بکرم کی
گیارہوین صدی شک مین مہا کا راجا تھا اور یہہ جو ایک اسلوک مین
لکھا ہے -

धन्वंतरि क्षपणकाऽमरसिंह शंकुवेताल
भट्ट घटकर्पर कालिदासाः ख्यातो वराह
मिहिरो नृपतेः सभायां रत्नानि वै वररु
चिर्नव विक्रमस्य

کہ دھنونتری کشپنک امر سنگہ شنکو بتیال بھٹ گھٹ کرپر کالداس
براہ مہر اور بررچی نو پنڈت بکرم کی سبھا مین تھی اور یہہ اشلوک پورانا
ہے اسلئے جانا جاتا ہی کہ کالداس دو ہوئے ایک وہ جسکا نام اس شلوک
مین آیا ہے اور دوسرا بھوج کا متوسل جسنے بہت سی کتابین تصنیف
کی ہین ایسے ہی بررچی تین ہوئی ہین ایک نند راجا کا وزیر
عرف کاتیاین دوسرا بکرم کا متوسل تیسرا بھوج کا ملازم اور براہ مہر

بھی دو ہوئی ہین ایک تو بکرم کی سبھا مین تھا اور دوسرا اسنگھتا وغیرہ
کتابون کا بنانیوالا کیونکہ وہ اپنی ایک کتاب پنچ سدہانتکا مین لکھتا ہی

सप्ताश्विबेद संख्या शककालम पास्या

चैत्र शुक्लादै

یعنی جو اس اہرگن کی بموجب ۴۲۷ سالباہن کی شک سی نکال دئی جاوین
تو اس کتاب کے بنانی کا وقت معلوم ہوتا ہی - اور سالباہن بکرماجیت
سے ۱۳۵ برس بعد ہوا ہی پس اس حساب سے یہہ براہ مہر بکرماجیت
سے ۵۶۲ برس بعد ہوا اسطرح سی دو براہ مہر کا پتا لگتا ہے -
یورپ کے ایک پنڈت ہٹن نام نی لکھا ہے کہ براہ مہر ۴۲۷ شک
مین ہوا ہی اور برہمہ گپت ۵۲۷ شک مین منجال ۷۷۲ شک مین
بھٹ اوتپل ۸۱۲ شک مین سیتو اوتپل ۷۴۷ شک مین بھٹ بہاسکر
اور کلیان چندر ۱۰۱۱ شک مین ہوئے ہین - یہہ سب اور
برن بھٹ وغیرہ اوجین مین ہوئی -

جسنے بھٹی کاوِ بنائی ہی وہ بلبھی نگر مین ہوا ہی اوسکا نام بھرتھری ہر تھا وہ اپنی
کتاب مین لکھتا ہی کہ مینے نی بلبھی نگر مین بھٹی گرنتھ بنایا ہی وہان اوسوقت
سری دھر سین راجا کا راج تھا اور اوسکی بیٹے کا نام نرندر سین تھا۔

جے منگل کی ٹیکا مین لکھا ہی کہ اس سمیت جتنی راجا بلبھی پور مین ہوئے
اون سبکے نام کے ساتھ سین کا لفظ تھا۔

بلبھی پور گجرات مین سمندر کے کنارے پر واقع ہے اس خاندان کے راجا
سالباہن ۶۶ سک سے لیکر ۴۲۶ شک تک ہوئے اور وہین بھرتھری ہر بھی تھا
اسی زمانہ کے قریب گجرات مین چاوڑا راجپوتون کے راج کی شروعات ہوئی
اوہون نے ۶۲۸ شک مین پٹن مین راجدہانی قائم کی جب اونکی خاندان کا کوئی نہین
رہا تو سب سے پچھلی چاوڑا راجا کا داماد چالک راجپوت جسکو سولنکی بھی کہتے ہین وہانکا راجا

नैवकाव्यमिदं वि[illegible]तंमया बलभ्यांश्री धरसेननरे
न्द्र पालितायांकीर्तिरतोभवतान्नृपस्यतस्पदे
मकरः [illegible]नियोपत्तः प्रजानामिति श्री धरसे
नस्यैवसुतो नरेन्द्रसेनः

ہوگیا اوس نے ۳۵۰ شک مین ایک ضلع مالوہ کا فتح کیا اور

۱۱۵۰ شک تک اُسکی اولاد کا راج رہا -

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ راجا بھوج گیارہ سو شک مین پیدا ہوا کیونکہ دلّی کا

چوہان راجا پرتھی راج ۵۱۱۱ شک مین مرا اور بھوج اُس سے کچھ

پہلے ہوا تھا یہہ اشلوک ایک تانبہ پتر مین لکھے ہین -

परमार कुलोत्तंस: कंसजिन्महिमा नृप:

श्रीभोजदेव इत्यासीन्नासीराक्रांतभूतल: १

ततोभूदुदयादित्यो नित्योत्साहैककौतुकी

तस्माद्छिन्नद्विषन्मर्मा नरबर्मा नराधि

प: २ तस्याजनियस्योवर्मा पुत्रक्षत्रियशेखर:

तस्मादजयबर्मा भूज्जयश्री विश्रुत: सुत: ३

तत्सूनुर्बीरमुख्योन्याधन्यात्पतिरजाय

तगुजरोच्छेदनिर्बंधी बिंध्यबर्मामहा

भुजः ४ धारयाद्धृतयासा धेदधारस्मानि
धीरनाम सांयुगीनस्य यस्या सि। स्त्वानुंलो
कत्रयी मिव ५ तस्यामुष्मायरए :पुत्र:
सुत्रा मा थ्रीरथ्या शिषत भूयः सुभट ब
र्मेति धर्मे तिष्ट न्महीनलाम ६ देव भूयंग
तेतस्मिन नंदनोर्जुनभूपतिःदोष्णाधत्ते
धुनाधात्री बलयंवलयं यथा ७ बालली
ला हबे यस्य जपसिंहे पराजितेदि कालहा
सव्या जेनपशो दिन्नु बिजृम्भते ८

یعنی کرشن جیسا مہمان وان (نیکنام) بھوج پرمار کل مین پیدا
ہوا اوسکے اوُدیات ہوا اوسکے نربرما اوسکے لیشو برما اوسکے
اجے برما اوسکے دہنیا پت ہوا اوسکے بندبرما گجرات کا برباد
کرنے والا اوسکے مہشیاین اوسکے سوبہٹ برما اوسکے ارجن

راجا ہوا جس نے لڑکپن مین جی سنگہ کو مغلوب کیا اور نیکنامی
کے ساتھہ شہرت پائی یہہ تامبہ پتر اوس نے (یعنی ارجن نے)
منڈہپ کے قلعہ مین بابت عطیہ موضع پڑبر نامی کے جو شاکنور
کیطرف ہے ایک جاگا کو درمیان سمت ۱۲۶۷ بکرم کی لکھدیا تھا اور
ایک دان پتر اور بھی ہے جس سے واضح ہوتا ہی کہ بند برما کے بھائی
ہرشیچندر نے نیلگر منڈل مین ٹمدا پدر کیطرف دوگانو ایک تو پلوائی
اور دوسرا جاگا یعنی بھاٹ کو ممتی دان کرکے بارسو پینتیس کے ۱۲۳۵
سمت مین یہہ دان پتر لکھدیا ہے -

ان دان پترون سی معلوم ہوتا ہی کہ بھوج اودیادت نربرما
کیسوبرما اجی برما اور ہرشیچندر کا ایکسو ساٹھہ برس تک یا ہزار
کے شک سے کچھہ ہی کم راج رہا -

ایسی ہی سمرتی ارتھہ ساگر کے دیباچہ مین لکھا ہے -

कलोप्र बूनं बोधद्धादिमतंतरामानुजं नपा नि

गकृतं मुखबायुसम्भतस्यामानायच:
ज्ञकेहयेकोनपंचाशदधिके द्विसहस्त्र
केएकादशतेशाके विंशत्येब्द युगेगते
२स्यवतीर्णमध्वगुरू सदा बंदे महागुण
मगुणाढ्यनभगवद्भक्ता नजयतीर्था
दिकान्गन गुरून २

یعنی بودھ وغیرہ مذہب کے مغلوب کرنیکی لئے جو کلجگ مین زور پکڑ گئے تھی ایکہزار اونتالیس ۱۰۳۹ شک مین رامانج سوامی اور گیارہ سو چوبیس ۱۱۲۴ شک مین مادھواچاریہ سوامی پیدا ہوئے۔
شنکر سوامی کا اوتار رامانج سوامی سی کچھہ پہلے ہوا تھا جو بان دنڈی میسور وغیرہ باشندگان اوجین کو اپنے مذہب مین لے آئے تھے کیونکہ سنگروگ نجی مین لکھا ہے۔

सकथाभिर्वंनिषमसिध्दानविबुधान्बाण

मयूरादंडी मुख्याशिथिलकृनदुसेनाभि

मान्निजभाष्यश्रवणोत्सुकांश्चकरिनि

یعنی بان میور ڈنڈی جو اوجین کے مشہور پنڈت ہین
سنکر سوامی نے اونکی بدمذہبی کو دور کرکے اونکو اپنی بھاشیہ کے
سننے مین مصروف کرلیا۔

چونکہ بان وغیرہ راجا بھوج کے متوسل تھے اسلیئے سنکر سوامی کا
بھی وہی زمانہ ہے اور سنکر وگیجی مین یہہ بھی لکھا ہی کہ
بھٹ بھاشکر پربھاکر گرو کماریل سوامی ابھنو گوپا گپت باؤ
اودیناچاریہ مراری مشر منڈن مشر جو اوجین مین مشہور پنڈت
تھے اون سب کو سنکراچاریہ سوامی نے ساسترارتھہ مین قایل
کرکے اپنے مذہب مین شامل کرلیئے۔

بھاشکراچاریہ نے کتاب سدہانت سرومنی بنائی ہی جسکی تصنیف
کی تاریخ سک ۱۰۳۶ اوسی مین درج ہین غرض اسیمی تلاش

سنکر سوامی نے اوسکو بھی مغلوب کیا بشنو سوامی لوپ دیو اور
نمارک سوامی بھی اونہین دنون مین تھی اور مادہوا چاریہ بھی جسکو
سکت ۱۱۰۵ مین سنکر سوامی نے مغلوب کر کے سناسی کیا اور بدیارن
اوسکا نام رکھا۔

سنہ ۱۲۹۴ عیسوی مطابق سکت ۱۲۱۶ مین تلنگ دیس کے راجا بکا اور ہری ہر
دونون علاؤ الدین یون کی خوف سے بھاگ کر کسی جنگل مین بدیارن
سوامی کے پاس گئے وہ اون سے بہت خوش ہوئے اور اونہون نے
بدیانگر کا راج اونکو دیدیا یہہ شہر اونہون نے اوسوقت بسایا تھا
کہ جب اونکا نام مادہوا چاریہ تھا پھر اوسکا دوسرا نام بجے پور بھی کہا گیا
وہ تنکبہدرا ندی کی کنارہ پر ہے یہہ بات اوس ملک کی تواریخ مین
مشہور ہے اور جسکو بکا کہتے ہین اوسکا نام بکن راجا بھی تھا چنانچہ
مادہوا چاریہ نے جو اوسکے وزیر تھے بید بھاش مین بکن کا نام لکھا ہی
سنکر سوامی کے زمانہ مین ہی سودہنو راج سیکہر وغیرہ دکن کے

راجے ہوئے ہین -

سک نو سو کی بعد محمدی مذہب کے یونون نے سندھ ندی کی شرقی

کنارہ پر پنجارن (پنجاب) دیس مین فساد کرنا شروع کیا وہان کا

راجا جیپال تھا اوس نے اپنے ملک کی حفاظت کیلئے ایک بڑے

لشکر کیساتھہ سندھ کے پچھم کنارہ پر جا کر یونون سے سخت لڑائی

کی اور پھر بھی ہار گیا -

اون دنون دلی مین تنور راج کرتے تھے اور قنوج مین پہلے کی نسبی

راجا تھے مگر اوسوقت راٹھورون کا راج تھا چتوڑ مین گہلوتون کا

جو اب رانا جی کہلاتے ہین گجرات مین چو لک نسب کے سولنکھی راجا

تھے مالوہ مین پرمار کل کے راجا تھے گدہ دیس مین جہان پہلے اندر ہو نکا

راج لکھہ آئے مین بیدکل کے راجا تھے دکھن مین یادو راجا تھے نیزت

کون مین چو لک راج کرتے تھے اوسکی اوتر کیطرف خاندیس مین نربدا

سی کلیان دیس تک جدا جدا کئی خود مختار راجے تھے اوسوقت شہر غزنی

واقع کامیوج دیس مین محمودنام ایک یون بڑازبردست پیدا ہوا جب
اوسنے بہت سافساد کیا تھا تو جے پال کا بیٹا انند پال مالوہ نیشد کالنجر
کان کبج اندرپست اوراجمیر کے راجاؤن کو اپنی مدد پر لیکر سک ۹۳
مین اپنے باپ کے دشمن یونون سے سندھ ہوندی کے پچھم کنارہ پر
چالیس دن تک لڑا اوراونکو بھگا دینے مین کچہ بھی شک نہ رہا تھا
کہ ناگہان انندپال کا ہاتھی چونک کر بھاگ نکلا اوسکی دیکھا دیکھی
سب راجون کی فوج بھاگ گئی اوس لڑائی مین پانچ ہزار یون اور
بیس ہزار چھتری مارے گئے۔

اوس دن سی محمود کو بڑا غرور ہو گیا وہ ہر برس لڑنیکے واسطے
آتا تھا اوس نے تھانیسر متھرا اورسومناتھ وغیرہ تیرتھون کو خراب
کیا مورتونکو توڑا بزناسرم کے دہرم کو بگاڑا آخر ۹۵۲ سک
مین وہ پاپی یون ۶۳ برس کا ہوکر مرا اوسکے بعد گو کبھی کبھی
پھر بھی یونون سے ایذا پہونچتی رہی لیکن تاہم راجپوتون کو

پھر قوت حاصل ہوگئی دتی مین انگپال تنور کا نواسا پرتھی راج
چوہان ولد سومیسر دیو والی اجمیر اپنی نانا کے جگہہ تخت نشین ہوا
اوسوقت قنوج کا راجا جی چند سب راجون مین زورآور تھا اوسنے
راجوی جگ کرکے اپنی بیٹی سنجوگتا کے لئی سویمبر کیا پرتھی راج نی جو
جی چند کا دشمن تھا اپنی دلیرانہ کارستانیونکی دکھلانیسے اوس لڑکی
کو عاشق کرکے بیاہ لی اسبات پر طرفین مین جنگ و جدال واقع ہوئی
پرتھی راج اگرچہ غالب ہوا مگر سنجوگتا کی عشق مین مغلوب ہوگیا غور کا
راجہ محمد جسکو پہلے پرتھی راج نے شکست دیکر بھگا دیا تھا اب اسکو غافل
دیکھکر لڑنیکے واسطی چڑہ آیا چیتوڑ کے راجہ سمر سنگہ نے پرتھی راج
کو آگاہ کیا وہ کئی راجون کی مدد لیکر ۱۱۹۳ء مین محمد سی مقابل
ہوا اور میدان جنگ مین کام آیا محمد نے دو تین برس مین گجرات
چیتوڑ مالوہ اور قنوج وغیرہ سب ملک فتح کرلیئے اوسکا ایک سپاہ لار
قطب الدین تھا وہ اپنی مالک کے حکم سے دلی کے تخت پر بیٹھ گیا

اوسکے ایک سردار بختیار نامی نے ۱۱۲۱ شک مین مگدہ دیس وغیرہ
ملکون کو لیکر گوڑدیس (بنگالہ) کو دریای برہمپتر تک فتح کیا۔
۱۱۲۸ سنک مین محمد مرا اوسکی کوئی بیٹا نہ تھا اسلیئے اوسکا راج
اوسکے سردارون نے باہم تقسیم کرلیا قطب الدین دلّی کا خود
مختار بادشاہ ہوگیا اور اوس نے غزنی تک قبضہ کرلیا وہ ۱۱۳۲
شک مین مرا اور اوسکا بیٹا آرام شاہ تخت پر بیٹھا مگر اوسکے باپکے
ایک نوکر شمس الدین التمش نے اوسکا راج چھین لیا اوسنے اوجین
مین مہاکال کا مندر جو بکرماجیت کا بنایا ہوا تھا توڑکر بہت سی ملکونکو
فتح کرلیا آخر چھبیس برس تک راج کرکے وہ بھی مرگیا تب اوسکے
بیٹے رکن الدین نے چھ مہینے راج کیا پھر اوسکی بیٹی رضیہ ساڑھے
تین برس رانی رہی بعدہٗ قطب الدین کا دوسرا بیٹا نظیر الدین
تخت پر بیٹھکر ۱۱۸۸ سک مین مرا تب اوسکا نائب بلبن راجہ
ہوگیا ۱۲۰۸ سک مین وہ بھی مرا اور قراخان کا بیٹا کیقباد اوسکا

جانشین ہوا اوسکو جلال الدین نامی ایک شخص خلجی خاندان کا مار کر تخت پر بیٹھا وہ بھی اپنے بھتیجے علاؤالدین کے ہاتھہ سے مارا گیا۔

علاؤالدین ۱۲۱۸ شک مین بادشاہ ہوا اوس نے پہلے زبدہ سی اوتر کردکہن اور دیوگڈہ کو فتح کیا تھا ۱۲۲۶ شک مین اوسنے پدمنی رانی کے حسن کا شہرہ سُنا اور اوسکے عشق مین چیتوڑ کے راجا بھیم سنگ کے اوپر چڑہائی کی بھیم سنگ لڑائی مین مارا گیا اور پدمنی معہ دیگر عورات خاندان راجہ کے آگ مین جلکر ستی ہو گئی۔

علاؤالدین جو بڑا اولوالعزم تھا ۱۲۳۸ شک مین مرا اوس کے بیٹے غیاث الدین نے ۵۳ دن راج کیا پھر اوسی خاندان کا ایک اور شخص مبارک نامی برس دن تک فرمانروا رہا تب غازی الدین نامی ایک شخص جو خاندان تغلق سے تھا بادشاہ بن بیٹھا اوسکے بعد اوسکے بیٹے الفت خان نے ۱۲۴۷ شک مین تخت نشین ہو کر اپنا نام محمد تغلق رکھا وہ کاہل اور دیوانہ تھا اوس نے بہت سی کام کیے

۱۲۷۳ شک مین وہ بھی مرا۔

اون دنون مین چتوڑ کا راجا ہمیر سنگھ تھا جسنے میواڑ کے راج کو
بہت وسعت دی اور مسلمانون کے حاکمونکو شکست دیکر اپنی خاندان
کی حکومت کو دو سو برس کیلیے مشہور و معروف کیا بابر کیوقت مین پھر
اوسکے خاندان پر آفت آئی۔

محمد تغلق کیجگہہ اوسکے بھائی کے بیٹے فیروز نے حکمرانی کی وہ اپنے بڑے
بھائی فتح خان کے بیٹے غیاث الدین کو ولیعہد کرکے ۱۳۱۰ شک مین
مر گیا غیاث الدین کی عہد مین بہت سی لڑائیان ہوئین اور مالوہ
کلیان گجرات اور جونپور ان چارون ملک مین چار مسلمان راجا
ہو بیٹھے مالوہ مین غوری نے راج جمایا دہارانگری مین اوسکی راجدہانی
ہوئی گجرات مین مظفر خان نے جو راجپوت سے مسلمان ہوا تھا
اپنا سکہ چلایا کلیان دیس عرف خاندیس مین ملک فرا خان نے
اپنا جھنڈا اکھڑا کیا جونپور مین خواجہ جہان شرقی حکمران ہوا اوس

اور جب یہہ چارون زبردست ہوگئے تب دلّی کا راج اتنا کمزور ہوگیا
کہ صرف دلّی ہی دلّی مین رہگیا — ۱۳۲۲ شک مین تیمور قوم مغل نے
جو آدمیون کے قتل کرنے اور ملکون کے لوٹنے مین لاثانی تھا دلّی کے
بادشاہ کو شکست دیکر بہت سے آدمیون کو قتل کیا اور وہان کی
بہت سی دولت لوٹ کر اپنے دیس کا رستہ لیا —
پچھلے چو بیس برسون مین تھوڑے سے ہی رئیس سلاطین دہلی کو ہاتھ آگے
۱۳۳۶ شک مین خضر خان نے دلّی لے لی اور سے مسلمانون کا پانچوان
خاندان قایم ہوا یہہ قوم کے سیّد تھے اون دنون مین جونپور کے
یون راجا (بادشاہ) ابراہیم نے رعایا کو بہت امن چین دیا دلّی
کے راج مین خضر خان سات برس تک اور اوسکا بیٹا مبارک تیرہ ۱۳
برس تک مبارک کا بیٹا محمد دس برس تک حکمران رہا محمد کا بیٹا
علاؤالدین تھا ان چارون سیّدون نے ۳۶ برس تک راج کیا —
۱۳۷۲ شک مین لودہی راجا ہوئے یہہ یونون کا چھٹا خاندان تھا —

پہلے پہل بہلول نے ۳۸ برس راج کیا پھر اوسکے بیٹے سکندر نے ۲۸ برس اور اوسکے بیٹے ابراہیم نے دس برس اسیطرح لودہیونکا عمل ۷۶ برس تک رہا ۱۴۴۸ شک مین مسلمانون کے ساتوین خاندان یعنی مغل کا راج ہوا چار برس تک تو بابر نے راج کیا اور نو برس تک ہمایون نے پھر آٹھوان طبقہ پٹھانون کا حکمران ہوا شیر شاہ نے چھہ برس تک راج کیا اوسکا بیٹا جلال الدین جسکو سلیم شاہ بھی کہتے ہین نو برس اور اوسکا بھائی محمد شاہ تین برس تک حکمران رہے اسیطرح سے ان پٹھانون کا سولہ برس راج رہا۔

اِن کے بعد پھر وہ ہی ہمایون بادشاہ ہوگیا اوس نے ایک برس اَور راج کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اکبر ۱۴۷۸ شک مین تیرہ برس چار مہینے کا ہوکر تخت پر بیٹھا وہ بڑا نیک رحیم منصف اور اولوالعزم تھا اوس نے رعایا کو خوش رکھکر ۴۹ برس تک راج کیا۔

۱۵۲۷ شک مین اکبر کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا وہ ایک نہایت خوبصورت

عورت نورجہان نامی کو بعد قتل اوسکی شوہر کے اپنی عقد مین لایا اور گوکہ عمر بھر اوسکی عشق مین ڈوبا رہا تاہم اوس نے عدل اولوالعزمی اور آرام کے ساتھ ۲۲ برس تک حکومت کی۔

۱۵۴۹ شک مین شاہ جہان نی جلوس کیا اوسکی عہد مین پرمار نبس کا ایک شخص ساہجی نامی بمقام سیت رشی نگر (ستارہ) راج کو پہونچا شاہجہان نے چھہ کروڑ پچاس لاکھہ روپیہ کے صرف سے ایک جڑاؤ تخت مور کی شکل کا بنایا اوسکا بیٹا اورنگ زیب اپنی ۶۷ برس کے بوڑہی باپ کو جسنے ۳۰ برس تک راج کیا تھا پکڑ کر ۱۵۸۰ شک مین تخت پر بیٹھا اور ۴۹ برس حکمرانی کرکے ۱۶۲۹ شک مین دکھن مین مرا۔

ساہجی کا بیٹا سیواجی اوسکا سنبھاجی اوسکا ساہوجی دکھن کے راجی ہوئے اورنگ زیب کے بیٹے اعظم شاہ نے کچھہ دنون اور اوسکی بھائی بہادر شاہ نے پانچ برس تک راج کیا اوسکے مرنے پر جہاندار نی ایک برس اور فرخ سیر نے سات برس حکم چلایا اوسکے وقت مین

سید حسین علی ناظم دکہن نے ستارہ کی وزیر بالاجی بسوناتھہ سی دس ہزار فوج لیکر اوسکی حمایت سے دلّی لی اور اوہنین دنونمین نانک ینتہی گرو گوبند کے چلیہ بندہ ہونامی نے جسکی مرید سکھہ لوگ ہین اپنی راج کو بڑہایا اور بہت سی فوج کیساتھہ دلّی مین آکر حسین علی کو مارا اور دکہن دیس کے راجا ساہو جی سے ملاپ کرلیا۔

فرخ سیر کیجگہہ رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ دو لڑکون کو بندہو نے بٹھا دیئے جو چند مہینے کی عرصہ مین مرگئے اون دونون کی مرنے پر محمد شاہ بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین بالاجی بشوناتھہ پیشوا کا بٹیا باجی راؤ پیشوا بڑا صاحب اقبال ہوا اوس نے مالوہ گجرات وغیرہ ملکونکو اپنے قبضہ مین کرلئے اون دنون مین ایران کا بادشاہ نادر تھا وہ دلّی مین آیا اور وہانکی دولت لوٹ کر بہت ہسی آدمیونکو قتل کرگیا محمد شاہ کمزور ہوکر ۱۷۴۷ اشک مین مرا اور اوسکا بٹیا احمد شاہ تخت نشین ہوا اوسکی وقت مین احمد شاہ درّانی نے دلّی کی راج مین بڑا فساد برپا کیا

سلہ یہہ فقرہ یون ہونا چاہیئے تھا کہ حسین علی نے دلّی مین آکر فرخ سیر کو مارا اور ساہو جی سے صلح کرلی اور بندہ ہو (بندا) کو قتل کیا ۱۲ سلہ یہان بہی حسین علی ہونا چاہیئے تھا ۱۲

احمد شاہ چھہ برس تک اور اوسکا بھائی عالمگیر بھی چھہ ہی برس حکمران رہا
اون دنوں مین بسواس راؤ پیشوا اور رگناتھہ راؤ کا بھائی بھاؤ صاحب جو بڑا
غیور تھا پانی پت کی پاس بمقابل غرور احمد شاہ درانی سی لڑے اور دونو مارے گئے
۱۶۸۲ اسنک مین مغلونکا راج ختم ہوا اور اوسکی ساتھہ ہی مرہٹہ راجونکو شکست ہوئی
احمد شاہ درانی جب اپنے وطن کو چلا گیا تو پیشوا نی جو برہمن ہی پونا مین مہاراج
بنکر حکمرانی شروع کی ۱۶۷۱ اسنک مین ساہوجی راجہ جسکو عالمگیر نے پکڑ لیا تھا
اور وہ عالمگیر کے مرنے پر رہا ہو گیا تھا بیالیس برس راج کرکے مر گیا تب
بالاجی بسوناتھہ کی پوتے باجی راؤ کے بیٹے ناناصاحب نی ساہوجی کی گدی پر
رام راجا نامی ایک شخص کو بٹھا کر اپنے پونا کے راج کو خود مختار کر لیا اور پیشوا
اپنا خطاب رکھا۔

۱۷۱۱ اسنک مین رام راجا مرا اور اوسکا متبنی ساہو مہاراج جو بڑا اقبالمند تھا
ستارے کی گدی پر بیٹھا ۱۷۳۵ مین وہ بھی جان بحق ہوا اور اوسکی بیٹے
اور جانشین پرتاب سنگھ کو ۱۷۶۱ مین انگریزون نی کسی خفیہ جرم پا

مغرول کرکے کاشی مین بھیجدیا اور اوسکی چھوٹے بھائی جا صاحب کو راج
دیدیا وہ بھی تھوڑے دنون مین مرگیا —

سنہ ۱۶۱۲ع مین شہر لندن دار الخلافہ ملک انگلنڈ واقع اقلیم یوروپ کے
ملکہ وکٹوریا[۱] کی جاگیردار[۲] سوداگرونکی کمپنی یعنی ایک جماعت اپنی ملک سے یہان
آئی اور اوسنے یہان کی سرحدی ملکون یعنی بمبئی کے پچھم اور مدراس
کے پورب مین رہکر کچھہ کچھہ راج حاصل کیا اور ہر پیشواؤن کی مدد سے
کوکن مین کوٹھی بنائی —

باجی راؤ کا بیٹا نانا صاحب عرف بالاجی پنتھہ ۱۷۶۳ ناشک مین مرا اور اوسکے
بعد اوسکی بیٹے مادہو راؤ نے گیارہ برس اور اوسکی چھوٹے بہائی نراین راؤ
نے نو مہینے راج کیا اوسکو اوسکا چچا رگناتھہ راؤ مارکر آپ پیشوا ہوگیا
کچھہ عرصہ کے بعد نراین راؤ کی لڑکا پیدا ہوا تب وہ اہلکار جو رگناتھہ
راؤ کی دشمن تھے اوسکو بارہوین دن نام سوائی مادہو راؤ مسند پر
بٹھاکر اور رگناتھہ راؤ کو معزول و مقید کرکے راج کی کام کاج خود کرنے لگے

[۱] صحیح نام ایلزبتھہ [۲] جاگیردار لفظ منڈلیک کا ترجمہ ہے ۱۲

رگناتهه راؤ ۱۷۰۶ امین اور سوائی مادہوراؤ ۱۷۹۵ امین مرگیا اوسکا وزیر
نانا پهڑنویس بڑا عاقل دوربین اور ضابط شخص تها اوسنی رگناتهه راؤ کے
چهوٹے بیٹے چمناجی آپاکو سوائی مادہوراؤ کا متبنی کرکے راج سنگهاسن پر
بیٹهایا اور چهه مہینے تک راج کیا پهر دولت راؤ سیندہیا کی حمایت سے رگناتهه کے بڑے بیٹے
باجی راؤ کو راج ملا وه بڑا متلون مزاج تها اور اوسمین حکمرانی کی عقل نہین تهی اپنی
بیوقوفی سے نانا پهڑنویس کو قید کردیا اور ۱۷۷۹ امین انگریزون کی فوج سے شکست کهاکر
لڑائی لڑکر راه فرار لی ۱۸۴۰ اشتک مین انگریزون نے اوسکو پکڑکر گنگا کی کناره
بٹهور مین قید کردیا اور اوسکے کمپنی کا راج سب جگهه پهیلگیا اور پنجاب دیس مین
سکهون کا بہت بڑا راج تها اوسکو ۱۸۴۹ اشتک مین کمپنی نے لے لیا اب یهه لوگ
ہندوستان کے مالک ہین اسپر بهی کیسیکی دهرم کو نہین بگاڑتے نہ کیسیکو کچهه ایذا
پہنچاتی ہین بلکه اونکا راج یونونکی راج سے بہت اچها ہے یہه راج نیت اور علم
کا شوق رکهتے ہین اور سب رعیت کی ساتهه سلوک کرتے ہین - تواریخ الاکے
پڑہنی سے راجونکو عقل انتظام حاصل ہوسکتی ہی اور جو بنظر حقیقت دیکهو تو یہه علم نہایت مفید

ہی ہے پس سبکو چاہیے کہ اسکا شغل رکہیں اور یہہ تحقیق ہے - بنائی
یہہ سب بیانات جو نسخہ کالندکا پرکاش مصنفہ سومناتھ اور نیز اوسی مصنف کی
ہوئی بردیپکا یعنی نسخہ مذکور کی بڑی شرح سی لئے گئے ہین آخر ماہ پوس شکے ۱۷
مین بمقام شیوپور اختتام کو پہونچی - ملکی تواریخ کی اس سرسری تحقیقات سے ایسا
پایا جاتا ہی کہ گوئن تو انگریز مین اور پرچھیت سی نند کی راج تک جو پیشین گوئی
مندرجہ بھاگوت کی گیارہ سو پندرہ برس کا عرصہ ہے اور جو اوسی کتاب مین جراسندھ کی بیٹے
سہدیو سی ریپونجی تک بیس راجونکی ہزار برس مین ہونیکی خبر ہے سو یہان ہزار کا لفظ بہت
برسونکی لئی آیا ہے نہ صرف ایکہزار برس کیلئے پس اس سے یہہ جاننا چاہیے کہ یہہ بیس راجے
چارسو برس مین ہوے کیونکہ اونکے پہلے راجا کی وزیر پریوتن نامی کے بیٹی پرچھیت
کی پانچوین جانشین اودین کو بیاہی تھی اس سے صاف پایا جاتا ہی کہ وہ بیس راجے
چارسو برس مین ہوئے -

یہہ ممکن ہی کہ ایکمدت مین کہین تو زیادہ نشستین گزر جائین اور کہین کم گزرین چنانچہ سمت ۱۸۲۹ اسی تک کہ سمت ۱۹۳۳ مین میواڑ مین سات رانا مسند نشین ہو چکی اور بوندی مین دو ہی رئیس گدی نشین ہوئے جیساکہ تفصیل مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا پس کیا عجب ہی کہ جبتک پرچھیت کی خاندان کی پانچ پشت ہوئی جراسندہ کی نسل کے بیس راجے گزر گئے ہون مگر پرچھیت کی پانچ پشتون کیلئی چار سو برس کا زمانہ بہت زیادہ

میواڑ

۱- رانا بہیم - ۲- راجہ بہیم سنگہ - ۳- جوان سنگہ
۴- سردار سنگہ - ۵- رانا سروپ سنگہ - ۶- رانا سمبہو سنگہ
۷- رانا سجن سنگہ -

بوندی

۱- راؤ راجہ بشن سنگہ
۲- راؤ راجہ رام سنگہ

خاتمہ

اور مترجم کا ریویو بابت پہلی زبانون کے

ان اوراق مین جو بحث کہ اون راجون کے ہونے کی بابت کی گئی ہی کہ جنکی
خبر بھاگوت اور بشنو پران مین ہے اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ اون پیشین گوئیونکی
مطابقت اندہرونکی سلسلہ تک تو ہوتی ہی مگر اندہرون کے بعد جو لکھا ہی کہ سات آبہیر سن
دس گاردبہی سولہ کنک آٹھہ یون چودہ ترشک اور دس گرنڈ نو سو ننانوی برس
تک راج کرینگے سو یہہ اچھی طرح سی نہین کہل سکتا کہ یہہ کون کون لوگ تھے اور کہان کہان
ہوئی اور کسطرح سی یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی مگر زمانہ پر نظر ڈالنی مین تو یہہ نو سو
ننانوی برس کا زمانہ مسلمانونکی زمانہ سی مطابق ہوتا ہی اور عجب نہین کہ یہہ پیشین گوئی
مسلمانونکی لئی ہو کیونکہ یون تو مسلمانونکو کہتی ہی ہین اور ترک بہی مسلمان ہی تہی بلکہ ہندو حقیقت
تو ہر مسلمانکو ترک کہتی ہین اور اکثر لوگ ٹہہ یون سی مراد مسلمانونکی چند ذیل آٹھ
خاندانون سی لیتے ہین جو دلی مین تخت نشین ہوئی تھی اور یہہ ہی منشا اس مصنف کا
معلوم ہوتا ہی ترکونکی دو خاندان خلجی تغلق لودی سید مغل سور

اور گرنتھ کو بھی معنوں میں انگریز خیال کرتے ہیں اور بعض کے نزدیک جنکو ہنود لکھا
ہے وہ انگریز ہیں اونکا قول ہے کہ مون خاموشی کو کہتے ہیں اور چونکہ خاموشی اکثر انگریزوں
میں دیکھی جاتی ہے اسلیے مون اونکے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا اور کتاب والا بھی یہی لکھتا ہے
گرنتھ اور مون کا زمانہ قریب قریب ہے اگر مون انگریز ہیں تو گرنتھ مغلوں کو ماننا پڑیگا
اور مغلوں میں نافذ الفرمان بادشاہ بابر سے محمد شاہ تک دس ہی ہوئے ہیں اور ترشنک
ترکوں سے اور یون سید و پٹھانوں سے مراد ہے مگر بادشاہوں کی تعداد مطابق نہیں پڑتی
اور نرکنک و گاردھوی و آبھیر کی نسبت کہا جا سکتا ہے مگر ویسے تو یہہ پیشین گوئی
مسلمانوں کی سلطنت سے اکثر مطابق ہے چنانچہ وہ آبھیر گاردھوی کنک یون ترشنک
گرنتھ چھہ خاندانوں کی بابت ہے اور دلی میں مسلمانوں کی بھی چھہ خاندان یعنی ترک
خلجی پٹھان لودھی و شور اور مغل تخت نشین ہوئے اور جو ایک ایک خاندان کے
راجونکی تعداد دیگئی ہے وہ بہیئت مجموعی مسلمانوں کی ان چھہ خاندانوں سے مطابق ہے
کیونکہ ستائیس آبھیر دس گاردھوی سولہ کنک آٹھہ یون چودہ ترشنک دس گرنتھ
سب ۸۵ ہوتے ہیں اور بادشاہ کی اسم سے جتنے مسلمان دلی کے تخت پر بیٹھے وہ بھی ۸۵ ہی تھے٭

٭ دیکھو فہرست مندرجہ خاتمہ آئینہ تاریخ نما بابو شیو پرشاد ۱۲

قطع نظر اسکے نو سو ننانوین برس کا عرصہ جو بیان کیا گیا ہی وہ مسلمانونکی سلطنت
سے تو نہین مگر اونکی تسلط سے تو بخوبی مطابق ہے کیونکہ مسلمانونکی سلطنت تو
سنہ ۱۲۰۵ سے بعد مقبول ہونے پرتھی راج کی شروع ہوئی اور سنہ ۱۸۰۳ مین شاہ عالم کی نشین سلطنت
ہوجانے پر ختم ہوگئی یہہ کل عرصہ چھہ سو دس برس کا ہی لیکن اونکا تسلط اور غلبہ اونکی
پہلے ہو چکا تھا چنانچہ اونکی چڑہائیان سنہ ۱۰۰۱ مین غزنوی کے شروع ہوئین اور سنہ ۱۷۰۶ مین
عالمگیر کے مرنے پر اونکی تسلط کا خاتمہ ہوگیا یہہ تا ۹۹۹ برس کا ہی
یہہ پیشین گوئیان مجمل طور پر اسطرح تو مطابق ہوجاتی ہین اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ
ہر پیشین گوئی مرموز اور گول گول ہوتی ہی اور ایسے ہی اسکی ظہور کا زمانہ بھی بتایا جاتا
ہے خیر کچھہ ہی ہو مگر سکھدیو جی او ویاس جی کی پیشین گوئی جو بھاگوت اور شاستر پران
مین درج ہی عام طور پر ملتی تو خوب ہے چنانچہ ہر ایک ہونیوالی اور آنیوالے خاندانکے
فرمانرواؤنکے برس جو ٹہنیسی تک جو زمانہ آتا ہی وہ مسلمانون اور انگریزونکی عہد سے مطابق
اور اس زمانہ کیلیئے جن جن باتونکی خبر دیگئی انمنجملہ اکثر دیکھنے مین آتی ہین
اونکی پیشین گوئی نہ صرف انتقال اور تغیرات عملداریونکی بابت ہی بلکہ آگے کے دشمن

مذہب رسوم معاشرت اور معاملات کے متعلق بہت بہت سی تبدیلیوں کی خبر دیگئی ہی جس
وہ خیالات جنکی ذریعہ سی یہہ بحث کیجاتی ہی کہ مسلمانوں اور انگریزوں کا عہد اوس پیشین گوئی کی
بموجب ٹھیک وقت پر ہی حساب کیے ہوئے نہیں زیادہ تر نحتہ سمجھے جاتے ہیں چنانچہ اوس
پیشین گوئی کیوقت سی ابتک جو زمانہ بموجب حساب ست رشی کے آتا ہی وہ یہہ ہے۔

پریحیت کی پیدایش سی نند کی تخت نشینی سے	۱۱۰۰ برس بعد
نو نند کی سلطنت کی مدت	۱۱۲
موریوں کی سلطنت کی مدت	۱۳۷
سنگ بنسی راجوں کی سلطنت کی مدت	۱۱۲
کنو بنسی راجوں کی سلطنت کی مدت	۳۴۵
اندہر جات کے راجوں کی مدت	۴۶۰
سات ابہیر دس گردبہوی سولہ کنک آٹھہ یون چودہ ترشک	
دس گرنڈ کا زمانہ	۹۹۹
میزان	۳۲۶۵

چونکہ بکرماجیت کا سمت پریچھت کی پیدایش سی ۳۰۴۴ برس کے بعد چلا ہی
پریچھت کی پیدایش سے ۱۴۶۱ برس کے بعد گنوبنسی جونکا راج ہوا اور بکرم اونکی
وقت مین ظہور پایا اسواسطی جو ۳۰۴۴ کو ۳۲۷۶ سی منہا کردیا تو ۲۳۲ برس بیچ
بکرماجیت کے سمت مین جو ۹۹۹ برس کے زمانہ کی ختم ہونے پر تھی چونکہ بعد اس زمانہ کی
سونونکا ذکر ہی پہلے سمت ۱۸۱۴ سے اونکا زمانہ شروع ہوتا ہی اور انگریزونکی ترقی بھی
اسی زمانہ کی قریب سے ہوئی ہی اور آج اونکا اقبال محسود سلاطین عالم ہی اور خدا کری
کہ وہ اور بھی بڑھے کیونکہ ابھی اونکے لئے بہت سا وقت باقی ہے ۔
مندرجۂ بالا زمانونکی صحیت ایک اور ذریعہ سے بھی ہوسکتی ہے اور وہ سپت رشی کا حساب ہے
پرانون سے معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانہ مین برسونکا حساب سپت رشی کے چار پر تھا مگر
آجکل وہ بالکل متروک ہوگیا ہی مین نے بہت کوشش کی کہ گنت کی رو سے یہہ معلوم

سنہ سمت ۱۷۷۴ مین انگریزون نے کلکتہ کے قریب ۳۸ گانوکی زمینداری فرخ سیر کے حکم سے خریدی سمت ۱۸۱۴ مین
سراج الدولہ کو شکست دیکر بنگالہ بہار اور اوڑیسہ کی حکومت اور سمت ۱۸۲۱ مین شجاع الدولہ
کو بھگا کر اودہ کی مختاری حاصل کی اور سمت ۱۸۵۶ مین اونہون نے ٹیپو کو مار کر دکن کا ملک
دبا لیا اور سمت ۱۸۶۰ سے سمت ۱۸۷۵ تک ہلکر سندہیہ اور پیشوا کو پست کرکے اور شاہ عالم کی پنشن مقرر کرکے
ہندوستانکی بادشاہت حاصل کر لی آخر سمت ۱۹۰۶ مین سکھونکو پنجاب سے بیدخل کرکے کل ہندوستان کے بادشاہ ہوگئے

آگرین کہ اندنوین سپت رشی کونسی نچھتر پر ہین لیکن اتنا دریافت ہوا کہ کتاب
بابو ہر سنگہا مین سپت رشی کی گنت ہی اور وہ عالم یہان موجود نہین اسیلئے کلجگ کے
برسون پر ہر ایک جوتشی حساب لگا کر کہدیتا ہی کہ اسوقت سپت رشی فلان نچھتر پر ہونگے اور تاریخی
حساب سے سوت یا ساکھا نچھتر پر ہونا چاہیے اور اس اختلاف مین سو ڈیڑہ سو برس کا
تفاوت پڑتا ہی اسواسطے جبتک کہ کوئی سپت رشی کے چار گنت کی رو سے تحقیق
کر کے نہ کہے کہ اوسوقت فلان نچھتر پر ہین اور پھر اونکو آسمان پر اوسی نچھتر کے
نزدیک دیکھا وے تب تک یقین کامل نہین ہو سکتا ہی ناظرین کتاب سے امید ہے کہ وہ ضرور
اس امر کی تحقیقات کرین کہ اسکی تحقیق ہوجانے پر ہندوستان کی تواریخ مین زمانہ
کی بابت جسقدر اختلافات واقع ہو رہے ہین وہ سب رفع ہو جاوینگے۔

یہہ سب بیان تو بموجب حساب سپت رشی کی ہوا اگر جو زمانہ راجہ پرکھیت کی پیدایش
بموجب حساب بالا ہی مندرجہ بشنو پران وغیرہ کی آتا ہے وہ یہہ ہے۔

جراسندہ کے نسل کی سلطنت[5] —— ٣٨٥ برس

پردیوتون کی سلطنت —— ١٣٥ برس

٥ سہدیو سے ریپنجی تک ۲۴ پشت کا تخمینہ ہے اور سہدیو پرکھیت کی پیدایش سے تخمیناً پندرہ برس پیشتر تخت نشین ہوا تھا اسلئے ہمنے یہان ٣٠٠ برس قائم کیے ہین ۔ ١٢

سُت مشوناک کی سلطنت ——— ۳۶۰ برس

نونند کا راج ——— ۱۱۲ برس

موریون کا راج ——— ۱۳۷ برس

سنگ بنسی راجون کا راج ——— ۱۱۲ برس

کنو بنسی راجون کا راج ——— ۳۴۵ برس

آندہر دن کا راج ——— ۴۶۰ برس

سات آبھیر وغیرہ ——— ۹۹۹ برس

بیتران ——— ۳۰۴۵ برس

چونکہ اس حساب سے نند پرچھیت سے ۱۰۰ برس بعد ہوا اور نند بکرم ۲۷۵ برس پہلے تھا اسلیئے بکرم پرچھیت سے ۱۱۵۵ برس بعد اور بکرم سے ۱۸۹۱ برس بعد سات آبھیر وغیرہ کا زمانہ ختم ہو کر سُونُونکا عہد شروع ہوا اور یہہ بھی انگریزوں کی سلطنت سے بہت ہی قریب ہے کیونکہ انگریزوں کی سلطنت ہندوستان میں سمت ۱۸۶۰ سے بعد شکست مرہٹہ اور معزولی شاہ عالم کی قایم ہوئی ہے

فہرست اسماے سنسکرت

پیشوایان مذہب کی نام

بدیارن سوامی	बिद्यारराय
بشنوسوامی	बिस्नुस्वामी
بودہا اوتار	बुद्ध औतार
بوپ دیو	बोपदेव
رامانج سوامی	रामानुजस्वामी
شنکر سوامی	शंकरस्वामी
گوتم	गोतम
مادہواچاریہ	माधवाचार्य्य
نمبارک سوامی	निबार्कस्वा.

راجون کے نام

اودین	उदयन
اودیادت	उदयादित्त
اجے برما	अजयवर्मा
اشیاین	अमुष्यायण
ارجن	अर्जुन
آنندپال	आनंदपाल
انگپال	अनंगपाल
بربدرتھہ	बहद्रथ
بکرم	बिक्रम
بھوج	भोज
بالہیک	बाल्हीक
بسوسن پہرجی	बिम्बस्फूर्जि
بہوت نند	भूतनंद
بندبرما	बिंध्यवर्मा
بکایابکن	बकाबाबुक्कण
پردیوتن	प्रद्योतन
پریکیت	परिक्षित
پدماوتی	पद्मावती
پرتہی راج	प्रथ्वीराज
تکشک	तक्षक
جراسندہ	जरासंध

جے سنگہ	जैसिंह
جے پال	जैपाल
جے چند	जैचंद्र
چندرگپت	चंद्रगुप्त
دہنیاپت	धन्यापत्य
ریپونجے	रिपुंजय
راج سیکہر	राजशेखर
سہدیو	सहदेव
سسوناگ	शिशुनाग
سالباہن	शालबाहन
سلیوکس	सिल्यूकस
شودرک	शूद्रक
سومتر	सुमित्र
سریدہرسین	श्रीधरसेन
سوبہٹ برما	सुभटवर्मा
سندہو	सिंधु
سنہل	सिंघल

سودہنو	सुधन्व
سومیسر	सोमेश्वर
سنجگتا	संयोगिता
سمرسنگہ	समरसिंह
کال یون	कालयवन
مہانند	महानंद
متہرگپت	मित्रगुप्त
منج	मुंज
نند	नन्द
بیندرسین	वरेंद्रसेन
نربرما	नरवर्मा
ہرسچندر	हरिश्चंद्र
ہری ہر	हरिहर
یشوبرما	यशोवर्मा

قومون کے نام

اندہرجات	आंध्र
آبہیر	आभीर

بیدکل	बैधकुल
پانڈو	पांडव
پرمار	परमार
پرہار	परिहार
پورو	पौरव
تنور	तोमर
ترشک	तरुष्क
چاوڑا	चावड़ा
چوہان	चोहान
چولک	चोलुक
چندربنس	चंद्रबंस
راٹھوڑ	राठोड़
سورج بنس	सूर्यवंश
سک	शाक
سولنکھی	सोलंखी
شنگ	शुंग
[illegible]	[illegible]

کیرونس	कैरववंश
کنک	कंक
گاردہوی	गार्दभि
گرنڈ	गुरुंड
گہلوت	गहलोत
موری	मोर्य
یادو	यादव

کتابون کے نام

اندراوک بیاکرن	ऐंद्रादिक
اتہاس دیپکا	इतिहासदीपका
بید	बेद
بھاگوت	भागवत
بشنو پران	बिस्नुपरान
بہوش پران	भविष्यपुरान
برہد کتھا	बृहत्कथा
بارتک	बार्तिक
بھاش	भाष्य

بھٹی کاب	भट्टिकाव्य
بیدبھاش	वेदभाष्य
بھوج پربند	भोजप्रबंध
پدم پوران	पद्मपुरान
پراسر تنتر	पराशरतंत्र
پانی بیاکرن	पाणिनिव्याकरण
پنچ سدہانتکا	पंचसिद्धांतिका
جے منگل	जैमंगल
رومک سدہانت	रोमकसिद्धांत
راجاولی	राजावली
راج ترنگنی	राजतरंगिणी
سدہانت سیرومنی	सिद्धांतशिरोमणि
سنگھتا	संहिता
سمرتی ادھیاسا	स्मरतपर्यसा
شیوبھاش	शिवभाण
ساریرک سوتر	शारीकसोतर
شنکر دگبجی	शंकरदिग्विजै
کالاپک بیاکرن	कलापकव्या
کالندکاکاش	
مہابھارت	महाभारत

قدیم مصنفوں کے نام

ابھنو	अभिनिज
اودیاچاریہ	उदनाचार्य
امرسنگھ	अमरसिंग
بیاس	व्यास
باڑی	व्याड़ि
باتساین	वात्सापन
بتیال	वैताल
بھٹ	भट्ट
براہ مہر	वराहमिहिर
برروچی	वरुचि
برہمگپت	ब्रह्मगुप्त
بھٹ اوتپل	भट्टोतपल
بھٹ بھاسکر	भट्टास्कर

برن بھٹ	वरूणभट्ट	کشپنک	क्षपणक
بھرتری ہر	भर्तृहरि	کالداس	कालदास
بان	बाण	کلیان چندر	कल्याणचंद्र
بھوبھوتی	भवभूति	کماریل سوامی	कुमारिलस्वामी
پراسر	पराशर	گھٹ کرپر	घटकर्पर
پربھاکر	प्रभाकर	گروبھٹ پاؤ	गुरूभट्टपाद
پانینی	पाणिनि	گوپانسی	गोपानसी
جیمن	जैमिन	گپت پاؤ	गुप्तपाद
چانک	चाणक्य	لاون لمبک	लावड़लंबक
دہنونتری	धन्वंतिरि	منو	मनु
ڈنڈی	दंडी	منجال	मुंजाल
سکھدیوجی -	सुखदेवजी	میور	मयूर
سکند	स्कंद	مراری مشر	मुरारीमिश्र
سنکو	शंकु	منڈن مشر	मंडनमिश्र
سومناتھ	सोमनाथ	نیلکنٹھ	नीलकंठ
سوئیت اوتپل	श्वेतोत्पल	یاگ ولک	याज्ञवल्क्य
کاتیاین	कात्यायन		

ملکون اور شہرونکی نام

اندرپرستھہ	इंद्रप्रस्थ
بلبھی نگر	बलभीनगर
بدیانگر	बिघानगर
پاٹلی پتر	पाटलिपुत्र
پٹن	पट्टण
پرٹبر	पिड़बिड़
پلواڑا	पलवाड़ा
تنگبھدرا	तुंगभद्रा
رومک پر	रोमकपुर
شک پر	शाकपुर
کلیان دیس	कल्याण
کامبوج	कामबोज
کالنجر	कालिंजर
کان کبج	कानकुब्ज
گوڑدیش	गोड़देश
مگدہ دیس	मगध
متھرا	मथुरा

منڈہپ	मंडप
منڈاپدر	मंडापद्र
ممتی	मंमनि
نیلگر	नीलगिरि
نیشد	नैशद
ہون	हूण

متفرق نام

استھاپت	स्थपति
بدہہ گیا	बुधगया
برہمہ پتر	ब्रह्मपुत्र
برناشرم	बर्णाश्रम
ترمتی	त्रिमुनि
پریلے	प्रलय
پورباشاڈ	पोर्बाषाद
پربند	प्रबंध
پنجارن	पंचाग्णि
پلند	पुलिंद

चक्रबर्ती	چکربرتی	मंत्र	منتر
राजसु यजुग	راجسوی جگ	मुनेसर	منیشر
सोयम्बर	سوئمبر	मघा	مگھا
सपतरषी	سپت رشی	मरा	مرا
सम्बत	سمبت	मघाकश	میگھاکش
सिंध	سندھ	मडल	منڈل
शेव	شیو	रत	نیرت
कुमारकाशातीर	کمارکاکشتیر	निषचर	نچھتر
कलजुग	کلجگ		

الحمد للہ والمنتہ کہ کتاب نایاب موسوم بہ تاریخ تزک ہند
مؤلفہ ومترجمہ منشی دیبی پرشاد صاحب خلف منشی تہن لال
صاحب متخلص بہ بہجت ساکن قدیم بھوپال حال مقیم اجمیر
حسب فرمایش مصنف ممدوح مطبع خیر خواہ عالم
دہلی میں چھپکر شائع ہوئی
تمام شد

۱۸۸۳ع

۱۳۰۰ھ